کرے گا' لیکن صاحبِ نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے اور جانور خریدنے سے' خریدے ہوئے جانور کی قربانی اس پر واجب نہیں ہوجاتی' اس لیے اگر وہ جانور گم ہوجاتا ہے تو اس پر قربانی کرنا واجب رہتا ہے' لیکن غریب آدمی کا جانور گم ہو جائے تو اس پر دوسرا جانور خریدنا واجب نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر امیر آدمی کا جانور واپس مل جائے تو اس پر دونوں کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ غریب نے اپنی مرضی سے اپنے اوپر بوجھ ڈالا ہے نہ کہ شریعت نے۔ اس کو کسی نے نہیں کہا کہ جانور خریدے اور خریدا ہوا جانور اگر گم ہوگیا تھا تو اسے کسی نے نہیں کہا کہ اب وہ دوسرا جانور خریدے۔ اس کے برعکس امیر پر تو شرع نے ایک قربانی واجب کی ہے۔ اگر اس نے دس جانور خریدے اور وہ گم ہوگئے تو پھر بھی اس پر جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہوگا' بشرطیکہ وہ پھر بھی صاحبِ نصاب ہو۔

(۵) کرایہ پر دیے گئے مکانات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ ان کی آمدنی کو جمع شدہ رقم کے ساتھ ملا کر سال کے آخر میں ساری رقم کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ بشرطیکہ اس کے پاس پس انداز کی ہوئی رقم ہو اور کرایہ کی آمدنی کے ساتھ مل کر مقدارِ نصاب کو پہنچ جاتی ہو۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ایک ہزار روپے کی رقم ہے۔ کرایہ کی آمدنی ماہ بماہ اسے ہوتی ہو اور اس میں سے کچھ یا ساری اس کے پاس ہزار روپے کے ساتھ جمع ہوتی رہے۔ دورانِ سال کبھی ڈیڑھ ہزار' کبھی دو ہزار' کبھی سات سو ہو جاتی ہو لیکن رقم کا کچھ حصہ بہرحال موجود رہتا ہو اور سال کے بعد تین ہزار ہو جائے اور ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بھی تین ہزار ہوتی ہو تو اس پر تین ہزار کی رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔